۵۲۱۵۴
۱۲/۳۰

۱۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص حج کیلئے جاتا ہے کہ ذوالحجہ شروع ہونے کے بعد عمرہ کرتا ہے۔ اور عمرہ کے مناسک میں بال کٹوانا بھی ہے جبکہ ذوالحجہ میں قربانی کرنے والا شخص بال نہیں کٹوا سکتا اب کیا یہ بندہ بال کٹوا سکتا ہے یا نہیں؟

۲۔ نیز ذوالحجہ کے چاند چڑھنے کے بعد بال نہ کٹوانا اور ناخن نہ کاٹنا۔ حاجی اور غیر حاجی دونوں کے حق میں کیا درجہ رکھتا ہے کیا یہ سنت ہے یا مستحب؟

عبدالمعز۔ درجہ سادسہ
جامعہ دارالعلوم کراچی
0332-9666651

(جواب منسلک ہے)

دارالافتاء
نوٹ نمبر ۲۵/۱۸۳۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)۔۔۔عمرہ کے احرام سے حلال ہونے کے لئے طوافِ زیارت اور سعی بین الصفا والمروۃ کے بعد حلق یا قصر کرنا ضروری ہوتا ہے لہذا جو آدمی ذوالحجہ کے پہلے آٹھ دنوں میں عمرہ کرنا چاہے تو وہ حلق یا قصر کر سکتا ہے، نیز اگر عمرہ کے احرام سے حلال ہونے کے لئے حلق یا قصر کرنے کے علاوہ اپنے جسم کے دیگر بال اور ناخن وغیرہ نہ کاٹے تو امید ہے کہ باعث اجر وثواب ہوگا۔

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية (2/ 140)

لِأَنَّ الْحَلْقَ أَوْ التَّقْصِيرَ، وَاجِبٌ لِمَا ذَكَرْنَا فَلَا يَقَعُ التَّحَلُّلُ إلَّا بِأَحَدِهِمَا، وَلَمْ يُوجَدْ فَكَانَ إحْرَامُهُ بَاقِيًا

(۲)۔۔۔واضح رہے کہ جو آدمی عید الاضحیٰ میں قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، تو صرف اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ ذالحجہ کے پہلے دس دنوں میں اپنے جسم کے بال اور ناخن وغیرہ نہ کاٹے، بلکہ اس سے پہلے کاٹنے کی کوشش کرے، اور جو آدمی قربانی کا ارادہ نہیں رکھتا، اس کے لئے ان دس دنوں میں اپنے بال اور ناخن وغیرہ کاٹنے کی کوئی پابندی نہیں، اور اس حکم میں حج کرنے والا اور نہ کرنے والا دونوں برابر ہیں، تاہم اگر حج کرنے والا حالتِ احرام میں ہے تو حالتِ احرام میں بہر حال بال یا ناخن کاٹنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے، اور اگر عمرہ کا احرام کھولنا چاہتا ہے تو اس کے لیے حلق یا قصر جائز ہے۔

صحيح مسلم – عبد الباقي (3/ 1566)

سعيد بن المسيب يقول سمعت أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم * من كان له ذبح يذبحه فإذا أهل هلال ذي الحجة فلا يأخذن من شعره ولا من أظفاره شيئا حتى يضحي.

غنية الناسك ص:68

فاذا اراد ان يحرم يستحب له قبل الغسل كمال التنظيف بان يقص شاربه ويقلم اظفاره و ينظف ابطيه او يحلقهما ،ويحلق عانته او ينتفها ،والمقصود ازالة التفث باى نوع كان ....قال الشارح رحمه الله تعالى لان المستحب ابقاء شعره لوقت الخروج من الاحرام بحلقه تثقيلا لميزان اجره قال فى البحر والنهر وتبعهما فى الدر و غيره ان المستحب حلقه لمن اعتاد من الرجال او اراده والا فتسريحه و ازالة الشعث والوسخ عنه.

وينبغي ان يستثنى منه من يحرم فى العشر وهو يريد التضحية فان المستحب

دار الافتاء

لمن يريد التضحية ان لايأخذ شعره ولا يقلم ظفره في العشر حتى يضحى لما في صحيح مسلم قال صلى الله عليه وسلم "إذا دخل العشر و اراد بعضكم أن يضحي فلا يأخذن شعرا ولا يقلمن ظفرا والنهي للتنزيه فخلافه خلاف الأولى ولا كراهة فيه.

عبدالودود

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۸/ذوالحجہ/۱۴۳۷ھ

۰۱/اکتوبر/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

۲۸/۱۲/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۲۸/۱۲/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۲۸/۱۲/۱۴۳۷ھ

Scanned by CamScanner